

۸۔ شرح : ایمان کی اصل اس کے سوا کچھ نہیں کہ وفاداری کے مسلک پر انسان برابر قائم و استوار رہے، یہاں تک کہ مر جائے۔ اگر برہمن اسی اصل ایمان کو پیش نظر رکھ کر بتانے میں مر جائے تو وہ اس قابل ہے کہ دفن کے لیے اسے کعبے میں جگہ ملے۔

ظاہر ہے کہ نہ برہمن کو دفن کیا جاتا ہے اور نہ کعبہ مکرمہ قبرستان ہے کہ وہاں لوگ دفن ہوں۔ مقصود صرف یہ ہے کہ ایمان کی اصل (اپنے عقیدے پر پوری وفاداری سے قائم و استوار رہنا) کی اہمیت و عظمت نمایاں کی جائے۔ جس فرد میں ایمان کی یہ اصل موجود ہو، اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، وہ اس قابل ہے کہ اسے دنیا کے مقدس ترین مقام میں جگہ ملے۔

بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ عرتی پیشتر ایک شعر کہ چکا ہے، جس کا مضمون قریب قریب یہی ہے، یعنی :

برہمنوں کے عقیدے کے مطابق شہیدان است

کہ در عبادت بُت روئے برز میں میرد

برہمنوں کے عقیدے کے مطابق شہید وہ ہے، جو بُت کے سامنے

سجدے میں گرے ہوئے جان دے دے۔

ظاہر ہے کہ اس شعر کو بہ اعتبار مضمون غالب کے شعر سے کوئی

نسبت نہیں۔ عرتی صرف یہ بتاتا ہے کہ برہمنوں کے عقیدے کے مطابق

شہید کون ہے؟ غالب ایمان کی اصل و اساس واضح کرتے ہیں اور اس

پر پورے مضمون کی بنیاد رکھتے ہیں۔

۹۔ شرح : میری قسمت میں شہادت لکھی تھی، لہذا اللہ تعالیٰ

نے میری فطرت ہی میں یہ چیز ڈال دی کہ جہاں تلوار کبھی ہوئی دیکھتا تھا،

وہیں گردن جھکا دیتا تھا۔